حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

یمن خانہ جنگی کی لپیٹ میں

اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کے لئے امتحان

سعودی عرب کے وزیر خارجہ سعود الفیصل نے ایک بیان میں کہا ہے کہ یمن کی لڑائی خلیجی ممالک کے لیے انتہائی باعث تشویش ہے خلیجی ممالک نے یمن کے متحارب گروپوں سے جنگ بندی کی اپیل کی ہے اور کہا کہ مسئلے کا پرامن حل تلاش کیا جائے۔ (جنگ لندن ۹/مئی)

گذشتہ تین ہفتوں سے سعودی عرب کے قریب ایک اسلامی ملک یمن میں دو مسلمان گروہوں کے درمیان خونریز جنگ چھڑ چکی ہے ۱۹۹۰ء میں شمالی اور جنوبی یمن کے درمیان اتحاد کی راہ نکل آئی تھی لیکن نہ جانے کس کی نظر لگ گئی کہ اس کے بعد محبت کی بجائے عداوت میں اضافہ ہوا۔ اور نفرت و کشیدگی کی وہ فضا تیار ہوگئی (یا کر دی گئی) کہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے خلاف جنگ وجہاد کا فتویٰ سنانے لگے اور دیکھتے دیکھتے دونوں نے ایک دوسرے پر حملے تیز کردیئے۔ یمن کا دارالحکومت صنعا اور دوسرے شہروں پر نہ صرف یہ کہ فضائی اور بری فوجوں نے بمباری کی بلکہ اسکڈ میزائلوں کا بھی استعمال ہوا۔ دونوں طرف کے سربراہ ایک دوسرے کے فوجی طیارے تباہ کرنے جنگی جہازوں کو غرق کرتے اور فوجیوں کو ہلاک کرنے کی خبریں نہایت فخر کے ساتھ سناتے ہیں جنوبی یمن کی فوج شمالی یمن کی فوج کو بزدل اور چوہے کی طرح بھاگ جانے والی کہتی ہے تو شمالی یمن جنوبی یمن کی فوج کو کمزور کہتی ہے اور اعلان کرتی ہے کہ عنقریب ان کا ہر شہر ہمارے قبضے میں ہوگا۔ دونوں جانب کے ریڈیو فوجی دھنوں کے ذریعہ اپنی اپنی وفادار فوجوں کو فتح پانے اور جام شہادت نوش کرنے کی تلقین و نصیحت کرتے ہیں۔ تعالی اللہ المشتکی

ع

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

مشرق وسطی کے نامہ نگاروں کے مطابق اب تک کسی فریق کو دوسرے پر پوری طرح برتری حاصل نہیں ہوسکی، دونوں فریق پروپیگنڈہ کی مہم میں مصروف ہیں اور کامیابیوں کے دعوے کر رہے ہیں۔ نامہ نگاروں کے مطابق یہ لڑائی ایک طویل جنگ کی صورت بھی اختیار کرسکتی ہے اور قریبی ممالک بھی اس کی لپیٹ میں آسکتے ہیں جس پر سعودی وزیر خارجہ اپنی گہری تشویش کا اظہار بھی کرچکے ہیں۔

امریکہ سے نشر ہونے والے سی این این (CNN) اور برطانیہ کے اسکائی نیوز (SKY NEWS) اور دوسرے نشریاتی اداروں نے یمن میں ہونے والی خونریز جنگ کے کچھ مناظر دکھائے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں جانب سے بے دریغ اسلحہ استعمال ہوا ہے ۔ مکانات ۔ دکانیں ۔ گاڑیاں اور بعض مساجد بھی اس جنگ کے نتیجے میں تباہ ہو رہی ہیں ۔ اور لوگ ہلاک ہو رہے ہیں ۔ ان مناظر کو پہلی نظر میں دیکھنے والا یہ ہی سمجھتا ہے کہ یہ بوسنیا اور بوسنیا کے مسلمان ہیں جو اپنی جان بچانے کے لیے جائے پناہ کی تلاش میں ہیں اور ان کے چہروں پر خوف و ہراس طاری ہے ۔

امریکہ کے سابق صدر جارج بش نے نیا عالمی نظام ترتیب دینے کی جس سازش کا آغاز کیا تھا اس کے بعد عالم اسلام پر ایک نظر ڈالیے اور ایک ایک کڑی کو ملاتے جائیے تو صاف پتہ چلے گا کہ اس سازش کے تحت کئی اسلامی ممالک اعدائے اسلام کی سازش کے بالواسطہ اور بلاواسطہ شکار ہو چکے ہیں ۔ خلیجی جنگ کے جس برتن کا ڈھکنا اٹھائیے اس میں مسلمانوں کا ہی خون نظر آئے گا ۔ بوسنیا کے حالات سے کون ناواقف ہے ۔ مغربی حکمرانوں اور ان کے بھی آقاؤں نے بوسنیا کے مسلمانوں کے ساتھ جس بے رحمی ۔ درندگی اور سفاکی کا مظاہرہ کیا ہے ۔ وہ ہم سب کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی نہیں ؟ صومالیہ میں امن کے نام پر اقوام متحدہ اور امریکہ بہادر نے جس خطرناک انداز سے داخل ہونے اور وہاں سے آگے بڑھنے کی سازش کی تھی کیا وہ بھی کوئی راز ہے ؟ ایران نے اگر یہ کہا ہے کہ یمن کی خانہ جنگی انہی اعدائے اسلام کی سازشوں کا نتیجہ ہے تو وہ غلط نہیں کہتے ۔ یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہو رہا ہے اور ہم ان سازشوں سے واقف بھی ہیں لیکن اس کے باوجود ایک دوسرے کا گریبان پکڑنا اور اسے تار تار کرنا ہم اسلامی ملک کے ساتھ ساتھ دین و اسلام کی بھی خدمت سمجھ بیٹھے ہیں ۔ کبھی یہ سوچنے کی توفیق نہیں ہوتی کہ ایک دوسرے کا گریبان چاک کرنے سے نقصان صرف عالم اسلام کی مجموعی قوت کو پہنچے گا ۔ اعدائے اسلام عالم اسلام کی مجموعی قوت کو مفلوج کرنا چاہتی ہیں ۔ اور ہم ان کی سازشوں سے واقف ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے خون سے کھیلنا بہادری اور فخر سمجھتے ہیں ۔

کون نہیں جانتا کہ سابق سوویت یونین نے پوری ڈھٹائی اور قوت کے ساتھ افغانستان پر قبضہ کرنا چاہا لیکن افغانستان کے مجاہدوں نے اتحاد و اتفاق کا وہ منظر پیش کیا اور اس خوبی کے ساتھ میدان عمل میں اترے کہ سرخ فوج کو نہ صرف یہ کہ عبرتناک شکست سے دو چار ہونا پڑا بلکہ وہ ملک ہی عالمی نقشے سے مٹ گیا جس نے افغانستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سازش کی تھی اسی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ۔ لیکن جب افغانستان کے مجاہدوں نے آپس میں ہی ایک دوسرے کا گریبان پکڑا ، تو وہ تباہی پھیلی کہ الامان والحفیظ ۔ اس وقت بی بی سی کے ایک نمائندے نے افغانستان کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان کے مسلمانوں کو سابق

سوویت یونین کی فوج اور ان کے حملوں سے اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا خود ان کے آپس کے جنگ سے پہنچا ہے۔

اس وقت یمن کا حال بھی اس سے مختلف نہیں۔ امریکہ کے فوجی رہنما اور سفارت کار یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ دونوں میں سے کوئی بھی فریق لڑائی نہیں جیت سکتا۔ اس لیے یمن کے تنازع کا سیاسی حل تلاش کیا جائے۔ (جنگ لندن ۹ رمئی) اس میں بتلایا گیا کہ یمن کے دونوں فریق آپس میں سالہاسال تک بھی لڑتے رہیں رکسی دبھی دوسرے پر برتری نہیں مل سکتی (البتہ مسلمانوں کا جو نقصان ہوگا اس کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا) اور پھر سیاسی حل تلاش کرنے والے بھی دور نہیں۔ انتظار میں ہیں کہ موقع ملتے ہی امن کے نام پر اپنی فوجیں اتار دیں اور پھر ایک دوسرے پر خوف مسلط کر کے ہمیشہ کے لیے ان کی نگرانی کا فریضہ سرانجام دیا جائے۔

افسوس اس بات کا ہے کہ ان خطرناک حالات میں بھی یمن کے وزیر خارجہ اور عرب لیگ کے رہنما اپنے اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ یمن کے وزیر خارجہ محمد سالم کہتے ہیں کہ یہ لڑائی یمن کا داخلی معاملہ ہے اس میں کسی کو مداخلت کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جب کہ قاہرہ میں عرب لیگ کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ یمن کی خانہ جنگی میں مداخلت نہیں کی جائے گی (جنگ ۹ رمئی)

قبل اس کے کہ اقوام متحدہ کے مسٹر بطرس غالی اپنے آقاؤں کے اشارہ پر اقوام متحدہ کی امن فوج لے آئے عرب لیگ کے رہنماؤں سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ فضول جنگ کو ختم کرانے کے لیے صرف عرب کا نہیں بلکہ عالم اسلام کے وزرائے خارجہ کا ایک ہنگامی اجلاس بلائے۔ ایسا اجلاس بھی صرف قرار دادوں کو پاس کرنے کے لیے نہیں بلکہ عملی قدم اٹھانے کے لیے ہو۔ کیونکہ یمن کی اس خانہ جنگی کا نقصان اور دکھ صرف عرب کو نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

موتمر المصنفین کی علمی، ادبی اور تاریخی پیشکش
دفاع امام ابو حنیفہ
موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)